اَلْعَسَلُ الْمُصَفّٰی فِی عَقَائِدِ اَرْبَابِ سُنَّۃِ الْمُصْطَفٰے

۱۲۹۸ھ

المعروف بہ

عقائد اہلسنت

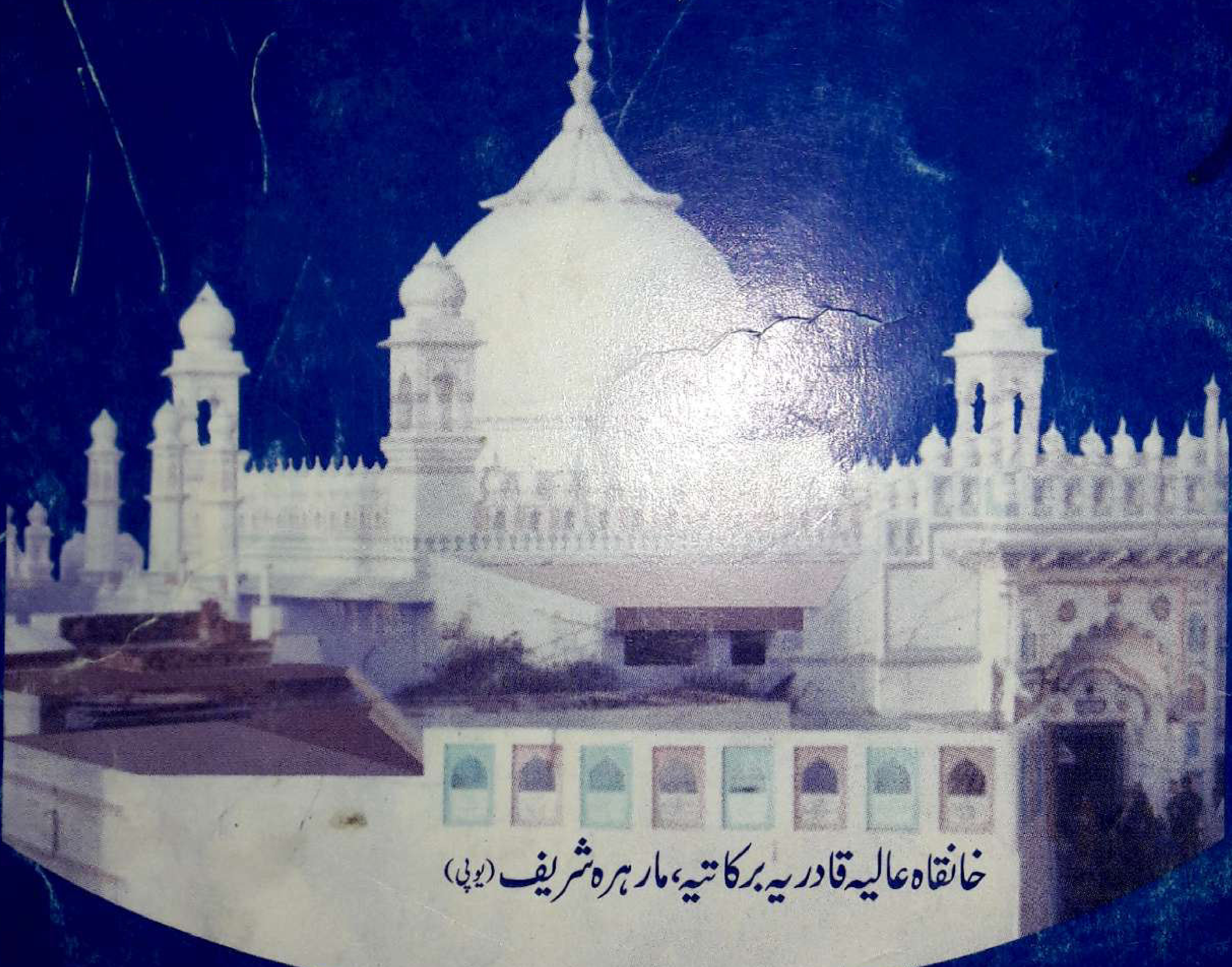

خانقاہ عالیہ قادریہ برکاتیہ، مارہرہ شریف (یوپی)

مصنف

مولانا مولوی سید شاہ **ابو الحسین احمد نوری**

الملقب بہ میاں صاحب قبلہ قادری برکاتی آل رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْعَسَلُ الْمُصَفّٰی فِیْ عَقَائِدِ اَرْبَابِ سُنَّۃِ الْمُصْطَفٰے

۱۲۹۸ھ

المعروف بہ

عقائد اہلسنت

﴿مصنفہ﴾

مولانا مولوی سید شاہ ابوالحسین احمد نوری

الملقب بہ میاں صاحب قبلہ قادری برکاتی آل رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ

باہتمام

الحاج حافظ محمد صدیق نوری (چوڑی والا)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ جَمِّلْ حَالَنَا

اے اللہ کے رسول ہماری حالت کو خوبصورت بنا دیجئے۔

یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ حَسِّنْ قَالَنَا

اے اللہ کے حبیب ہماری گفتگو میں حسن پیدا کر دیجئے۔

یَا مَنْبَعَ الْکَمَالِ وَیَا صَاحِبَ الظَّفَرْ

اے تمام خوبیوں کے حبیب سرچشمہ اور فتح وظفر والے

مِنْ فَضْلِکَ شَرِیْفٌ لَقَدْ کَرَّمَ الْبَشَرْ

بلاشبہ انسان آپ کے کثرت احسان کے باعث باعزت ہوگیا

لَا تُمْکِنُ النُّعُوْتُ کَمَا اَنْتَ اَہْلُہَا

جن اوصاف جمیلہ سے آپ مزین ہیں ان کا تذکرہ غیر ممکن ہے۔

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

تذکرہ غیر ممکن ہے بالآخر خدا کے بعد آپ بزرگی کے سزاوار ہیں۔

https://alislami.net

Scanned by CamScanner

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سراج السالکین نور العارفین، بدرالکاملین

حضرت سید شاہ ابوالحسین احمد نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ولادت شریف: ۱۹ شوال المکرم ۱۲۵۵ھ مطابق ۲۶ دسمبر ۱۸۳۹ء بروز جمعرات مارہرہ شریف میں ہوئی۔

والد ماجد: آپ کے والد ماجد کا نام نامی حضرت سید شاہ ظہور حسن رحمۃ اللہ علیہ

خاندانی حالات: آپ سادات حسینی زیدی واسطی بلگرامی۔ والد ماجد کی جانب سے ہیں۔ نیز والدہ ماجدہ حضرت سید محمد صغریٰ بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ کی بیسویں پشت میں ہیں۔

تعلیم وتربیت: آپ کی عمر شریف جب ڈھائی سال کی ہوئی تو والد ماجد کا وصال ہوگیا۔ اس لئے آپ کی تعلیم وتربیت کی تمام تر ذمہ داری جد امجد حضرت سید شاہ آل رسول مارہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آغوش تربیت میں ہوئی۔

نوٹ: حضرت سید شاہ آل رسول رحمۃ اللہ علیہ مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے پیرومرشد ہیں۔

مکتب میں باقاعدہ داخلہ کے بعد آپ نے فارسی، عربی، فقہ، تفسیر، حدیث، لغت، منطق ودیگر علوم وفنون کو حاصل فرمایا۔

اساتذ علوم باطنیہ: آپ نے جن سے علوم باطنی کا اکتساب فرمایا اس میں سرفہرست شیخ طریقت حضور سید شاہ آل رسول احمدی رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور آپ نے ہی خلافت واجازت دی۔ چنانچہ راہ معرفت کی تکمیل کے بعد آپ کو اجازت عام مرحمت فرمائی۔

نوری میاں سرکار: سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کے اڑتیسویں امام وشیخ طریقت ہیں

نور جاں و نور ایماں، نور قبر و حشر دے
بو الحسین احمد نوری لقا کے واسطے

روحانی اکتساب فیض: حضور نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت مقدسہ اور مصافحہ ومعانقہ

حضرت امیر المومنین سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم وحضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت فرمائی۔

حضور سیدنا غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی اور حضور سیدنا غریب نواز خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور بھی اولیائے کرام کی زیارت فرمائی اور اکتساب فیض فرمایا۔

اخلاق حسنہ: آپ حاجت مندوں سے نہایت نرمی سے کلام فرماتے، چھوٹے بچوں کو بکمال محبت وشفقت پاس بلاتے، سر پر ہاتھ پھیرتے اور ان کی باتیں سنتے، جوانوں پر عنایت اور بوڑھوں کا وقار فرماتے اور یہی ہدایت اپنے خدام کو بھی فرماتے۔

آپ کے شب و روز: آخری وقت تک آپ کی عادت کریمہ ریاضت، صوم، خلعت، شب بیداری، تہجد، تلاوت و ذکر اور وظائف کی پابندی رہی۔ آپ کی بچپن کی عبادت وریاضت دیکھ کر آپ کی دادی صاحبہ گھبرا جاتیں اور ایسی مشقت بھری ریاضت سے روکنا چاہتیں تو آپ کے جد امجد فرماتے کہ رہنے دو، ان کو عیش وآرام سے کیا کام؟ یہ کچھ اور ہی ہیں اور ان کو کچھ اور ہی ہونا ہے۔ یہ اقطاب سبعہ یعنی سات قطب میں سے ایک قطب ہیں۔ جن کی بشارت حضرت شاہ بوعلی قلندر پانی پتی اور حضرت شاہ بدیع الدین قطب مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے دی ہے اور یہی اس سلسلہ بشارت کے خاتم ہیں۔ (عرفان رضا، ص: ۴۸۵)

https://alislami.net

Scanned by CamScanner

نوری میاں رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات کے کسی بھی پہلو کا تفصیلی ذکر یہاں ممکن نہیں کیوں کہ اس کے لئے دفتر درکار ہے۔

ادبی وشعری ذوق: آپ کبھی نور اور کبھی نوری تخلص فرماتے۔ ذیل میں آپ کے کلام سے چند اشعار بطور اختصار ملاحظہ فرمائیں۔

دور آنکھوں سے ہیں اور دل میں ہے جلوہ ان کا
ساری دنیا سے نرالا ہے یہ پردہ ان کا
دل کی آنکھوں سے کرے کوئی نظارہ ان کا
نگہ دیدہ ظاہر سے ہے پردہ ان کا

واہ کیا کہنا تمہارے وعدۂ دیدار کا
جس سے دل ٹھہرا ہوا ہے ہجر کے بیمار کا
تو بھی چل کے دیکھ آ، غافل کہ اب وہ وقت ہے
پاس سے منہ تک رہے ہیں سب تیرے بیمار کا

نگاہوں میں سب ہیں جو پردہ میں تو ہے
چھپے سب نظر سے کہ تو رو برو ہے
خودی کا جو پردہ اٹھے تو بتا دیں
نہ ہم اور کچھ ہیں نہ کچھ اور تو ہے

تصنیفات

آپ کی تصانیف میں بے شمار علمی نکات مضمر ہیں جن کا مطالعہ اہلِ علم ودانش کے لئے دینی ودنیاوی فوائد کا بیش بہا ذخیرہ ہے۔ یوں تو آپ کے تصنیفات کی فہرست بہت لمبی ہے جن کا شمار وبیان اس اجمالی تعارف میں موزوں نہیں۔ اس لئے ہم یہاں آپ کی ایک تصنیف لطیف "العسل المصفی فی عقائد ارباب سنۃ المصطفیٰ" کا تذکرہ کرتے ہیں۔ جو عقائد کے بیان میں اہل

سنت کے لئے ایک انمول تحفہ ہے۔ اور جس کی اشاعت مجھ عاصی کے لئے آپ سے فیوض وبرکات کے حصول کا ذریعہ اور آخرت میں نجات ومغفرت کا ذخیرہ ہے۔

عقد مبارک: آپ کا عقد شریف عم مکرم حضرت چھٹو میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی دختر نیک اختر سے ہوا۔ زوجۂ اول صاحبہ کی وفات کے بعد حضرت کا دوسرا عقد اپنے پھوپھا سید محمد حیدر صاحب کی صاحبزادی سے ہوا۔ ان دونوں میں کسی سے بھی کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

خلفائے کرام اگرچہ حضرت کی کوئی اولاد نہ تھی مگر آپ کی روحانی اولاد کی تعداد بے شمار ہے خلفائے کرام کے اسمائے گرامی ویسے تو ۶۸ خاص ہیں۔ ہم صرف دو بزرگوں کے نام شریف لکھ رہے ہیں۔

(خلیفہ) مجدد اعظم اعلیٰ حضرت، الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضور سیدی ومرشدی تاجدار اہل سنت، قطب عالم، مفتی اعظم ہند، شاہ مصطفیٰ رضا خاں قادری بریلوی۔ آپ حضرت کے مرید بھی ہیں اور خلیفہ بھی۔ آپ کی بیعت وخلافت کا مختصر واقعہ یہ ہے کہ جب سرکار مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کی ولادت ہوئی تو سرکار نوری میاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، مولانا جب میں بریلی شریف آؤں گا تو اس بچے کو ضرور دیکھوں گا، وہ بہت ہی مبارک بچہ ہے۔ چنانچہ جب آپ بریلی شریف رونق افروز ہوئے تو اس وقت حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کی عمر شریف صرف چھ ماہ کی تھی، خواہش کے مطابق بچہ کو دیکھا اور اس نعمت کے حصول پر اعلیٰ حضرت کو مبارکباد دی اور فرمایا: یہ بچہ دین وملت کی بڑی خدمت کرے گا اور مخلوق خدا کو اس کی ذات سے بہت فیض پہونچے گا، یہ بچہ ولی ہے، یہ فیض کا دریا بہائے گا۔ یہ فرماتے ہوئے حضرت نوری میاں رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مبارک انگلیاں بلند اقبال بچہ کے دہن مبارک میں ڈال کر مرید کیا اور اسی وقت تمام سلاسل کی اجازت وخلافت بھی عطا فرمائی۔

اقوال زریں: (۱) زبان کو قابو میں رکھنا۔ (۲) غیبت سے احتراز کرنا۔ (۳) کسی بھی

https://alislami.net
Scanned by CamScanner

آدمی کو اپنے سے حقیر نہ جانے۔(۴) محارم (جن کا دیکھنا حرام ہو ان) پر نظر نہ ڈالے۔ (۵) جب بات کہے تو سچ اور انصاف کی کہے۔(۶) انعامات و احسانات الٰہیہ کا اعتراف کرتا رہے۔(۷) مال و متاع راہ خدا میں صرف کرتا رہے۔(۸) اپنی ہی ذات کے لئے بھلائی کا خواہاں نہ رہے۔(۹) پنج وقتہ نماز کی پابندی میں لگا رہے۔(۱۰) سنت نبوی اور اجماع مسلمین کا احترام کرے۔

بخیل کی صحبتوں سے دور رہو، بدمذہبوں کی صحبت سے دور رہو کہ اس کی وجہ سے اعتقاد میں فرق و سستی آتی ہے۔

وصال: آپ نے ۱۱ر رجب المرجب ۱۳۲۴ھ مطابق ۳۱ راگست کو وصال فرمایا، درگاہ عالیہ برکاتیہ مارہرہ کے برآمدہ جنوب میں آپ کا مزار مقدس زیارت گاہ خلائق ہے۔

دُعا بوسیلہ حضور غوث پاک

حضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے گیارہ نام کی دعا بہت ہی مشہور اور مجرب و مقبول ہے۔بے شمار افراد نے اس سے فیض حاصل کیا اور فائدہ اٹھایا ہے۔اس کا طریقہ یہ ہے کہ عروج ماہ میں جمعرات کے روز مغرب کی فرض نماز پڑھنے کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے اپنے مقصد کے متعلق دعا مانگ کر سوئیں۔ وہ اسماء یہ ہیں

الٰہی بحرمت سید محی الدین ۔ الٰہی بحرمت غریب محی الدین

الٰہی بحرمت درویش محی الدین ۔ الٰہی بحرمت مسکین محی الدین

الٰہی بحرمت شیخ محی الدین ۔ الٰہی بحرمت سلطان محی الدین

الٰہی بحرمت قطب محی الدین ۔ الٰہی بحرمت خواجہ محی الدین

الٰہی بحرمت مخدوم محی الدین ۔ الٰہی بحرمت ولی محی الدین

الٰہی بحرمت غوث محی الدین

اللہ تعالیٰ کی توحید و تنزیہہ

اللہ تبارک و تعالیٰ ایک ہے۔اس کا کوئی شریک نہیں، نرالا ہے۔اس کا کوئی مثل نہیں، ایک ہے مگر نہ وہ ایک جو گنتی میں آئے، نہ وہ ایک جو دو سے کم ٹھہرایا جائے۔گنتی شمار اور گنے جانے والے سب اس کے بنائے ہوئے ہیں۔جب گنتی نہ تھی وہ جب بھی ایک ہی تھا، سب عیبوں اور ناکارہ باتوں سے پاک ہے جو اس کی بڑائی کو زیب نہیں دیتیں۔سب اس کے مخلوق اور وہ کسی کا مخلوق نہیں، سب اس کے محتاج اور وہ کسی کا محتاج نہیں۔ماں باپ جورو بیٹے و بیٹیاں تمام رشتوں سے پاک ہے، دوسرا کوئی اس کے جوڑ کا نہیں، ہمیشہ تھا اور ہمیشہ رہے گا۔اور جیسا جب تھا ویسا ہی اب ہے اور جیسا اب ہے ویسا ہی رہے گا۔

نہ وہ بدلے نہ گھٹے، نہ بڑھے۔نہ زمانہ اس پر گذرے نہ مکان اسے گھیرے، ہم پر کچھ زمانہ گذر گیا کچھ آنے والا ہے اس کے نزدیک سب برابر ہے، وہ زمانہ میں نہیں مگر ہر زمانہ کے ساتھ ہے۔نہ وہ جوہر ہے نہ عرض۔نہ جسم ہے، نہ بدن۔نہ لمبا نہ چوڑا، نہ فربہ نہ لاغر، نہ اس کے لئے شکل نہ صورت، نہ حال نہ کیفیت کہ کوئی کہہ سکے کیوں کر ہے، کیسا ہے، کس وضع کس رنگ کا ہے، نہ مقدار نہ کمیت کہ اس قدر تھا یا اتنا ہے، نہ حد و انتہا کہ یہاں سے شروع ہوا یا اس جگہ ختم ہوا، نہ طرف و جہت کہ آگے ہے یا پیچھے، دہنے ہے یا بائیں، سر کی جانب ہے یا نیچے، نہ وہ کسی چیز سے مرکب، نہ اس میں ٹکڑے یا قسمیں نکلیں، نہ وہ کسی چیز میں در آئے نہ اس میں کوئی چیز در آئے، نہ وہ کسی چیز سے مل کر ایک ہو جائے، نہ کوئی چیز اس کے مشابہ، نہ ضد، نہ مددگار، نہ مخالف نہ یار، سب اس کے قبضہ و قدرت میں ہیں اور وہ کسی کے قابو میں نہیں۔

https://alislami.net
Scanned by CamScanner

نہ اس کی ذات عقل میں آسکے نہ کسی کا وہم اسے پا سکے، نہ کوئی نئی بات اس میں پیدا ہو، عالم سب نیا بنا ہے، پہلے کچھ نہ تھا، اگر وہ عرش پر متمکن ہے تو جب عرش نہ تھا کہاں تھا، اگر اس میں زمان ومکان وجہت ومسافت وکیف وکم کو گذر ہے، تو یہ چیزیں نہ تھیں وہ کیوں کر تھا، جیسا جب ان سب امور سے پاک تھا اب بھی پاک ہے۔ وہ تمام جہان سے نرالا ہے اور اپنے نرالے پن میں سب چیزوں سے نزدیک اور بندہ کی شہ رگ گردن سے زیادہ قریب، نہ وہ قرب جس میں مسافت کو دخل ہو، وہ سب چیزوں کو گھیرے ہوئے ہے، نہ ایسا گھیرنا کہ وہ اشیاء اس کے اندر ہوں اور اللہ ان کے باہر، بلکہ وہ گھیرنا جو عقل میں نہیں آتا وہ علی اعلیٰ ہے، عرش عظیم پر فوقیت والا، نہ وہ فوقیت جس کے سبب عرش سے پاس ہو اور زمین سے دور، بلکہ اس کے حضور عرش، زمین، اونچا، نیچا، اگلا، پچھلا سب ایک سا پاس ہے۔

وہ سب سے نرالا پاک ہے وہ بڑی پاکی والا بادشاہ ہے۔ بے وزیر خلاق ہے، بے نظیر زندہ ہے، بے فنا قادر ہے، بے عجز، نہ اسے اونگھ آئے نہ نیند، عرش، کرسی، آسمان، زمین سب کو تھامے ہوئے ہے، نہ وہ تھامنا جو عقل میں آئے۔ نہ دینے سے اس کا ملک گھٹے نہ روکنے سے بڑھے، اگر ذرہ ذرہ پتہ پتہ عالم کا ایک آن میں اپنی تمام مرادیں جہاں تک ان کا گمان پہونچے اس سے طلب کریں اور وہ سب مرادیں برلائے اور ان سے کروڑوں کروڑ حصے زیادہ عطا کرے اس کے خزانہ میں ایک ذرہ کم نہ ہو اور کسی کو کچھ نہ دے تو ایک شمہ بڑھ نہ جائے، کسی کی اطاعت کی اسے پرواہ نہ معصیت سے نقصان، ایمان وعبادت پر اپنے فضل سے ثواب دے گا اور اس پر کوئی کام واجب نہیں ہوتا۔ کفر ومعصیت پر عذاب کرے گا اور وہ کسی پر ظلم نہیں کرتا اس کے عدل کو بندوں کے عدل پر قیاس نہیں کر سکتے کہ بندوں سے ظلم متصور ہے۔ اور اس سے ہرگز معقول نہیں کہ ظلم تو وہ ہے کہ غیر کے ملک میں بیجا تصرف کیا جائے اور اللہ جو کچھ کرے اپنے ملک میں کرتا ہے دوسرا کسی چیز کا مالک ہو ہی نہیں سکتا

۔طاعت پر راضی ہوتا ہے اور معصیت پر غضب فرماتا ہے۔ نہ وہ رضا وغضب جسے ہم رضا و غضب سمجھتے ہیں کہ کوئی کیفیت تازہ پیدا ہو، جو پہلے نہ تھی۔ یا رضا میں کوئی آرام ولذت یا غضب میں کچھ تکلیف وحرارت نکلے۔ عالم اپنے اختیار سے بنایا، چاہتا تو نہ بناتا اور اس نہ بنانے سے اس کی خدائی میں کچھ نقصان نہ آتا، اسے کچھ بنانے سے فائدہ تھا نہ بے بنائے نقصان، اب جو بنایا تو بنانے میں کوئی اس کا شریک یا رائے کا بتانے والا نہ تھا، نہ اسے رائے وفکر کی حاجت، نہ اس کے فعل کے لئے کوئی موجب وعلت مگر کوئی کام اس کا فائدہ وحکمت سے خالی نہیں، بے کار کوئی چیز اس نے نہ بنائی۔ نہ اس کے کاموں کی سب حکمتیں عقل میں آسکیں، جو چاہا سو کیا، جو چاہے گا سو کرے گا، اس کے فعل پر کوئی اعتراض کرنے والا نہ اس کے حکم کا کوئی پھیرنے والا، غرض اس کے معاملہ میں عقل کے پر جلتے ہیں اور وہم وخیال گردن جھکا کر نکلتے ہیں۔ سب باتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ جو کچھ عقل میں آتا ہے خدا نہیں اور جو خدا ہے اس تک عقل رسا نہیں، پاکی اسے جو سب عیبوں سے پاک ہے۔

اللہ تعالیٰ کی صفتیں

اللہ تعالیٰ جس طرح تمام عیبوں اور کم مقدار باتوں سے جو اس کی بڑائی کے لائق نہیں پاک ہے۔ یوں ہی ساری خوبیوں اور نفیس کمالوں سے جو اس کی بزرگی کے سزاوار ہیں، موصوف ہے اور جیسے وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، یوں ہی اس کی صفتیں بھی ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گی اور ان میں بھی کمی زیادتی، تغیر، تبدل کو راہ نہیں، نہ ان میں کوئی نئی بات پیدا ہو، نہ وہ کسی کی بنائی ہوئی، نہ وہ خدا کی عین، نہ خدا سے کبھی جدا ہو سکے، نہ عقل و گمان میں سمائیں، نہ مخلوق کی صفتوں سے مناسبت رکھیں، جیسے وہ پاک ہے یوں ہی اس کی صفتیں بھی سب نقصان وعیب سے پاک ہیں۔ ان میں سے ایک صفت حیات ہے کہ اللہ

https://alislami.net

Scanned by CamScanner

تعالیٰ ہمیشہ سے زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا، سب لوگ اس کے زندہ کئے ہوئے ہیں اور وہ آپ زندہ ہے، سب کی زندگی فانی اس کی باقی، سب کی ناقص، اس کی کامل، اس کی زندگی روح یا سانس پر نہیں اس پر کوئی کمال اس کے غیر پر موقوف نہیں، جیسے وہ آپ ہی آپ موجود ہے یوں ہی اس کی صفتیں بھی آپ ہی آپ اس کے لئے ثابت ہیں۔

دوسری صفت علم کہ ہمارا مالک سب چیزوں، کلّی، جزئی کی خوب تفصیل جانتا ہے۔ کیا وہ نہ جانے جس نے بنایا اور وہی ہے پاک خبردار تحت الثریٰ کے نیچے سے عرش اعلیٰ کے اوپر تک۔ کوئی ذرہ کسی وقت اس کے علم سے غائب نہیں۔ دلوں میں جو خطرے گذرتے ہیں ان پر آگاہ ہے، عالم میں جو کچھ ہوا اور ابد تک جو کچھ ہوگا، سب کو ازل میں جانتا تھا اور جانتا ہے اور ہمیشہ جانے گا، نہ وہ بہکے نہ بھولے، جہان نہ تھا پھر بنا پھر فنا ہوگا۔ بے شمار پیدا ہوتے ہیں بے شمار مرتے ہیں، پیڑ پھولتے ہیں مرجھاتے ہیں، ذرے چمکتے ہیں چھپ جاتے ہیں، پتے ہلتے ہیں ٹوٹتے ہیں، گرتے ہیں، پھر نئے نکل آتے ہیں، طرح طرح کی تبدیلیاں جہان میں ہوتی ہیں اور اس کے علم میں کچھ تغیر نہیں، یہی وجہ ہے کہ وہ کوئی کام کرکے پچھتانے سے پاک ہے، پچھتائے تو وہ جسے پہلے سے انجام کا حال نہ معلوم ہو، جو ایسا گمان کرتا ہے بے ایمان کافر ہے۔

تیسری صفت قدرت کہ وہ ہر چیز ممکن پر قادر ہے جو چاہے کرسکتا ہے، اس کی قدرت کسی آلہ اور ہتھیار پر موقوف نہیں، تمام کارخانہ جہان کا ایک ذرہ سا جلوہ اس کی قدرت کا ہے، ایک اشارہ میں سب بنا دیا پھر ایک دم میں مٹا دے گا، پھر ایک دم میں سب موجود کر دے گا اور یہ کام اس پر کچھ دشوار نہیں گزرتے، نہ وہ کبھی تھکتا ہے، اپنی قدرت سے آگ میں گرمی رکھی پانی میں سردی، آنکھ کو دیکھنا سکھایا کان کو سننا، وہ چاہے تو پانی سے جلا دے آگ سے پیاس بجھا دے، آنکھیں سننے لگیں کان باتیں کریں۔

چوتھی صفت ارادہ کہ عالم میں جو کچھ ہوا اور جو کچھ ہوتا ہے اور جو ہوگا بے اس کے ارادہ کے نہیں۔ ارادہ اس کی صفت قدیم ہے اس کی ذات سے قائم، مگر تعلق اس کا ان چیزوں کے ساتھ، وقت وقت پر ہوتا ہے۔ جس چیز سے وہ ارادہ قدیم متعلق ہوا موجود ہوگئی جو چاہا وہ ہوا، جو نہ چاہا نہ ہوا۔ عالم کا چھوٹا بڑا، بھلا برا، کم زیادہ، نفع ونقصان، کفرو ایمان، طاعت وعصیان، جو کچھ ہوتا ہے سب اس کے ارادہ سے ہوتا ہے۔ خیال کرو جہان میں ایک آن میں کس قدر کام ہوتے ہیں، کس قدر پتیاں ہلتی ہیں، کتنی ہوائیں چلتی ہیں، جاندار سانسیں لیتے ہیں، پلکیں جھپکتی ہیں، نبضیں جنبش کرتی ہیں، چلنے والوں کے پاؤں، کام کرنے والوں کے ہاتھ، دیکھنے والوں کی نگاہیں حرکت کرتی ہیں، ان میں سے کسی کام کا شمار خدا کے سوا کوئی نہیں کرتا۔ پھر ان سب کاموں پر ایک ایک کر کے وہی حکم دیتا ہے، ایک کام اسے دوسرے کام سے غافل نہیں کرتا۔ آدمی، فرشتے، جن بلکہ سارا جہاں اکٹھا ہوکر ایک ذرہ کو جنبش دینا چاہے اور اس کا ارادہ نہ ہو، ہرگز ہلا نہ سکے۔ اور اس کا ارادہ اس معنی کر نہیں کہ کسی چیز کی طرف رغبت وخواہش پیدا ہو۔ بلکہ وہ اس کی ایک صفت ہے جس کے تعلق سے چیزیں عدم سے وجود میں آتی ہیں۔

پانچویں صفت سمع یعنی سننا کہ عالم میں ایک وقت میں فرشتوں، آدمیوں، جنوں، جانوروں کی مختلف آوازیں رنگ رنگ کی بولیاں ہوتی ہیں، پتے کھڑکھڑاتے ہیں، لوہے، پتھر، برتن کھڑکتے ہیں طرح طرح باجے بجتے ہیں، گھوڑوں کی سموں، آدمیوں، جانوروں کے پاؤں سے ہلچل پیدا ہوتی ہے، لکھنے میں قلموں، کھولنے بند کرنے میں دروازوں سے آواز نکلتی ہے، وہ ایک آن میں ان سب صداؤں کو الگ الگ سنتا ہے اور ایک کا سننا اسے دوسری کے سننے سے نہیں روکتا۔

چھٹی صفت بصر یعنی دیکھنا کہ کیسی ہی باریک چیز، کیسی ہی تاریک جگہ میں ہو

https://alislami.net

Scanned by CamScanner

اسے ویسا ہی دیکھ رہا ہے جیسے پہاڑوں کو آفتاب کی روشنی میں، موجودات عالم اس کے دیکھنے میں ایک دوسرے کی آڑ نہیں ہوسکتے، سیاہ چیونٹی جو اندھیری رات میں ہزاروں ظلمتوں میں پہاڑوں کی کھوہ میں، یا دریاؤں کی تہ میں آہستہ چلتی ہے، اسے دیکھ رہا ہے اور اس کی ہلچل سن رہا ہے۔ اور اپنے دیکھنے سننے میں آنکھ، ڈھیلے، پتلی، نگاہ، کان، سوراخ وغیرہا تمام آلات سے پاک ہے۔ بے آنکھ دیکھتا ہے اور بے کان سنتا ہے۔ جیسے بے دل کے جانتا ہے اور بے پنجہ انگلیوں کے کام کرتا ہے۔ قرآن وحدیث میں جو ید، عین، وجہ، ساق وغیرہ خدا کے لئے وارد ہوئیں وہ سب اس کی صفتیں ہیں، ہم ان کی کنہ نہیں جانتے۔ جسم سے پاک ہے اور مشابہتِ مخلوق سے جدا۔

ساتویں صفت کلام کہ وہ بھی صفت قدیم ہے، اس کی ذات سے قائم اور آلہ زبان ودہان سے منزہ، نہ وہاں آواز ہے نہ صرف زبان روکنے یا لب بند کرنے سے ختم ہوجائے، یا الحمد یا امین الف پہلے کہہ لے جب لام پر پہونچنے پائے بلکہ جیسے وہ عقل میں نہیں آتا اس کا کوئی وصف بھی خیال میں نہیں سماتا، اسی لئے اسے کسی وقت خاموش نہیں رکھ سکتے، نہ اس کے کلام میں ماضی حال استقبال نکلے کہ وہاں زمانہ کو تو دخل ہی نہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے جو اس کا کلام سنا وہ یہی کلام تھا جو زبان وحرف وآواز وتقدیم وتاخیر سے پاک ہے۔ قرآن مجید زبانوں سے پڑھا جاتا ہے دلوں میں یاد رکھا جاتا ہے، کاغذوں میں لکھا جاتا ہے، باوجود اس کے وہ جو اس کا کلام قدیم ہے اس کی ذات سے قائم اور اس سے جدا نہیں ہوسکتا اور اس سے چھوٹ کر دل یا ورق یا زبان میں نہیں آسکتا یہ مسئلہ بھی ایسا نہیں کہ عقل میں آسکے یا اس کی شرح کوئی تحریر میں لاسکے، جس قدر بتا دیا گیا اس پر ایمان لانا چاہئے۔

تقدیر الٰہی کا مسئلہ

اللہ تعالیٰ نے بندے بنائے اور اپنے فضل وعدل سے ان کی دو قسمیں کردیں، ایک مٹھی لی کہ یہ جنت میں ہیں اور مجھے کچھ پرواہ نہیں، دوسری مٹھی لی کہ یہ دوزخ میں ہیں اور مجھے کچھ پرواہ نہیں۔ جو کیا حق کیا۔ مالک ومختار سے کوئی کیا پوچھے، کیوں کیا، کیسے کیا، کس لئے کیا۔ عالم میں جو کچھ ہوا اور ابد تک ہوگا سب اس نے اپنے علم کے مطابق لکھ دیا تھا۔ بھلائی برائی سب اس کے ارادہ سے ہوتی ہے۔ مگر وہ بھلائی پر راضی اور برائی سے ناراض، اگر اس کا ارادہ اطاعت ہی کا ہوتا اور وہ نہ چاہتا کہ کوئی کفر یا گناہ کرے تو کیا زبردستی اس کی نافرمانی کر سکتا تھا۔ رہا یہ کہ پھر نافرمانی پر عذاب کیوں کرتا ہے۔

اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ خدا نے تجھے اس طرح بنایا جیسا اس نے چاہا یا ویسا جیسا تو چاہتا تھا، ضرور کہے گا کہ میرا کیا دخل تھا ویسا ہی بنایا جیسا اس نے چاہا۔ جب یہ ہے تو پھر تجھ سے کام ویسے ہی لے گا جیسے وہ چاہے گا اور تیرے ساتھ وہی کرے گا جو وہ چاہے گا، تجھے اس میں بھی کچھ دخل نہیں۔ وہ جس طرح بندوں کا خالق ہے یوں ہی ان کے کام بھی اسی کی مخلوق ہیں۔ وہی راہ دکھائے وہی گمراہ کرے، گمراہ پر اس کی گمراہی میں اعتراض ہے اور اللہ پر کچھ اعتراض نہیں، بندے تیرے مجبور بھی نہیں بلکہ ایک طرح کا اختیار اسی کا دیا ہوا ہے جس سے نیکی بدی کرتے اور ثواب وعذاب پاتے ہیں۔ اتنا ہمیں خوب معلوم ہے کہ ہم میں اور پتھر میں فرق ظاہر ہے۔ اس مسئلہ میں بحث کرنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا، ایمان اپنا درست کرے اور جو شرع نے بتایا مانے۔

https://alislami.net

Scanned by CamScanner

اللہ تعالیٰ کی کتابیں

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو راہ دکھانے کے لئے خاص مقبولوں پر اپنا کلام اتارا، ان میں سے توریت موسیٰ علیہ السلام پر، زبور داؤد علیہ السلام پر، انجیل عیسیٰ علیہ السلام پر، قرآن محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر۔ جو کچھ اس نے فرمایا سب حق ہے اس کے کلام میں ہم اپنے عقل کو دخل نہیں دیتے۔ جس قدر سمجھ میں آتا ہے اسے سمجھ کر مانتے ہیں اور جو فہم سے وراء ہے اسے بے چون وچرا حق جانتے ہیں۔ مگر توریت وانجیل میں یہود ونصاریٰ نے بہت تحریفیں کردیں، جابجا گھٹا بڑھا دیا اور قرآن مجید کا اللہ نگہبان، کوئی اس کا ایک نقطہ نہیں بدل سکتا۔

قرآن میں عرش وآسمان، جن وشیطان، نار وجناں وغیرہ جن جن چیزوں کا ذکر ہے ہم انہیں اسی معنیٰ پر رکھتے ہیں جو ظاہر اور اہل اسلام میں مشہور ہیں۔ ان میں پھیر پھار اور بناوٹ کرنا اور آسمان کو بمعنی بلندی، شیطان کو بمعنی قوت بدی، دوزخ وجنت کو بمعنی الم ولذت لینا کفر ہے۔ اسی طرح جو تفسیریں قرآن کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب سے منقول ہوئیں، ہم انہیں کا اعتبار کرتے ہیں، اپنے طرف سے آیتوں کے معنیٰ بدلنا حرام سمجھتے ہیں۔ ہمارا کلام جیسے ہمارے ارادہ سے ہوتا ہے، اللہ کا کلام اس کے ارادہ یا اس کے یا کسی اور کے بنانے سے پیدا نہیں ہوتا وہ تو اس کی ذاتی صفت قدیم ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فرشتے

فرشتے خدا کی مخلوق ہیں نور سے بنائے ہوئے، نہ مرد ہیں نہ عورت، ان کی پیدائش بس خدا کے حکم سے ہے، نہ کھاتے ہیں نہ پیتے، ان کی غذا خدا کی یاد ہے۔ وہ سب معصوم ہیں، اللہ کی نافرمانی ان سے نہیں ہوسکتی، نہ وہ کام کرنے میں تھکیں۔ اللہ نے انہیں طرح طرح

کے کاموں پر مقرر کیا ہے بغیر اس کے کہ خدا کو ان سے کام لینے کی کوئی حاجت ہو۔ ان میں چار فرشتے بہت مقرب ہیں، جبرئیل علیہ السلام کہ پیغمبروں پر وحی لاتے اور فتح وشکست ان کے سپرد ہے، میکائیل علیہ السلام کہ رزق بانٹنے پر مقرر ہیں، اسرافیل علیہ السلام کہ روز قیامت صور پھونکیں گے، عزرائیل علیہ السلام کہ بندوں کی جانیں قبض کرتے ہیں۔ پیغمبروں کے بعد ان کے رتبہ کو کوئی نہیں پہنچتا۔

ان کے سوا اور بیشمار ملائکہ ہیں جن کی گنتی خدا ہی جانے۔ کراماً کاتبین آدمیوں کے ساتھ ہیں نیکی بدی لکھنے کو، اور کچھ فرشتے ہیں بلاؤں سے بچانے کو، جب تک خدا کا حکم رہے۔ منکر نکیر قبر میں سوال کرنے کے لئے ہیں، رضوان جنت کے خازن اور مالک دوزخ کے داروغہ۔ سب فرشتوں پر ایمان لانا اور ان کی تعظیم وتوقیر کرنا فرض اور ان کی جناب میں گستاخی کفر۔ جیسے بعض لوگ حضرت عزرائیل علیہ السلام کو برا کہنے لگتے ہیں یا بعض بے باک حضرت جبرئیل علیہ السلام سے، اماموں کا یا مولیٰ علی کا رتبہ بڑھاتے ہیں اور جبرئیل کو ان کا شاگرد بتاتے ہیں، یا ذوالفقار کی تعریف میں کہتے ہیں اس سے جبرئیل کے پر کٹ گئے۔ یہ سب باتیں شیطنت وگمراہی کی ہیں اللہ بچائے۔

اللہ تعالیٰ کے پیغمبر علیہم السلام

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے اپنے پیارے بندوں کو چنا اور اپنا نبی ورسول کیا، انہیں خدا کا حکم وحی سے پہنچتا اور وہ بندوں کو پہنچاتے، یہ مرتبہ کسی کو کسب وریاضت سے نہ ملا، خدا کی دین تھی جسے چاہا دیا۔ پھر ان میں بعض ایسے ہوئے جن پر اللہ کی کتابیں بھی اتریں، وہ رسول کہلائے۔ انبیاء کی گنتی معین کرنا نہ چاہئے، یوں کہے کہ ہم خدا کے سب نبیوں پر ایمان لائے۔

https://alislami.net
Scanned by CamScanner

پیغمبر سب معصوم ہوتے ہیں، اللہ نے ان کی پاک طبیعتوں ستھری طینتوں، میں ایسا مادہ رکھا ہے کہ گناہ ان کے پاس ہو کر نہیں نکلتا اور شیطان کا ہرگز ان پر قابو نہیں چلتا۔ اور ان کی عصمت فرشتوں کی عصمت سے بہتر ہے کہ فرشتے تو خدا کی فرمانبرداری میں مجبور ہیں، ان میں گناہ کی طاقت ہی نہیں اور انبیا چاہتے تو گناہ کر سکتے مگر ان کے دل خدا کی یاد میں ایسے ڈوب گئے کہ گناہ کا خیال بھی نہیں گزرتا۔ انبیاء و ملائکہ کے سوا جہان میں اور کوئی معصوم نہیں۔ نہ صحابہ، نہ اہل بیت، نہ اولیا، نہ کوئی، اگرچہ اللہ کی عنایت بعض بندوں پر رہتی ہے کہ وہ گناہ نہیں کرتے اور وہ شیطان کی طرف سے خوب ہوشیار رہتے ہیں مگر عصمت جس کا نام ہے وہ نوع بشر میں انبیا ہی کے لئے خاص ہے۔ وہ سب چھوٹے بڑے گناہوں سے پاک ہیں اور شریعت کے پہنچانے میں ان پر بھول چوک بھی روا نہیں۔

وہ سب اللہ کے نہایت محبوب و مقبول بندے ہیں۔ کوئی مخلوق خدا کی، یہاں تک کہ مقرب فرشتے بھی ان کے درجے کو نہیں پہنچتے؛ اللہ سے جو نزدیکی اور اس کی بارگاہ میں جو عزت، پیغمبروں کو ہے کسی کو نہیں۔ اور جس قدر خدا کو پیارے ہیں کوئی نہیں۔ پھر جو کوئی کسی ولی یا صحابی یا امام کو پیغمبروں سے بہتر بتائے، کافر ہے۔ کسی پیغمبر کی شان میں ادنیٰ گستاخی کفر۔ جو کچھ وہ خدا کے پاس سے لائے سب حق ہے، ہم سب پر ایمان لائے۔

سب سے پہلے نبی آدم علیہ السلام ہوئے جو آدمیوں کے باپ ہیں۔ اور سب سے پچھلے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم، جو سب انبیاء کے سردار ہیں۔ ہمارے حضور کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مرتبہ سب سے بڑا ہے ان کے بعد نوح و موسیٰ و عیسیٰ علیہم السلام، کہ یہ پانچوں حضرات اولوالعزم کہلاتے ہیں۔ ان کے سوا ادریس و لوط و اسمٰعیل و اسحاق و یعقوب و یوسف و ہود و ہارون و سلیمٰن و داؤد و زکریا و یحییٰ و شعیب و الیسع و ذوالکفل و صالح و یونس و الیاس و ایوب علیہم السلام وغیرہم۔

لاکھ سے کئی ہزار زیادہ پیغمبر ہوئے، عورت کوئی پیغمبر نہ ہوئی، نہ جنوں میں کوئی نبی ہوا۔ نبوت بعد موت کے چھن نہیں جاتی، وہ سب اب بھی نبی ہیں، جیسے جب تھے۔ وہ بس ایک آن کو مرتے ہیں پھر ان کی روحیں بدن میں لوٹ آتی ہیں۔ اور جیسے دنیا میں زندہ تھے اس سے بہتر زندگی پاتے ہیں۔ اپنی قبروں میں نمازیں پڑھتے ہیں، رزق دیئے جاتے ہیں۔ زمین پر ان کا بدن کھانا حرام ہے۔ اللہ نے انہیں اختیار دیا ہے کہ قبروں سے نکل کر جہاں چاہتے ہیں جاتے ہیں۔ عالم میں تصرف فرماتے ہیں۔

قرآن مجید میں شہیدوں کو زندہ بتایا اور انہیں مردہ کہنے سے منع فرمایا، پھر ان سے اور پیغمبروں سے کیا نسبت، پیغمبروں کی زندگی ان سے بھی بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو کنواری عورت ستھری بتول مریم کے پیٹ سے بن باپ کے پیدا کیا، وہ اور نبیوں کی طرح اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اللہ نے انہیں زندہ آسمان پر اٹھالیا، نہ وہ قتل ہوئے نہ سولی دی گئی۔ قیامت کے قریب اتریں گے، اور ہمارے نبی کی امت میں داخل ہو کر ان کے دین کو رواج دیں گے۔ اللہ کے بے شمار درودیں اس کے سب پیغمبروں پر۔

ہمارے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ہمارے پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور تمام جہان سے پہلے بنا اور سب انبیاء کے بعد ظہور ہوا۔ حضور کے بعد دنیا کے پردہ پر خدا کی مخلوق میں کہیں کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں خاتم النبیین فرمایا اور اس کے یہی معنیٰ ہیں کہ سب نبیوں کے پچھلے، جو اس کا انکار کرے اور خاتم النبیین کے معنیٰ بدلے بے شک کافر ہے۔ اگلے پیمبر اپنی اپنی قوم کی طرف بھیجے جاتے، ہمارے مولیٰ تمام مخلوق خدا کے نبی ہوئے، اگلی پچھلی، مری جیتی، ابتدائے مخلوقات سے قیامت تک سب کو حضور کی نبوت شامل، یہاں تک کہ انبیاء بھی ان کی امت

https://alislami.net
Scanned by CamScanner

میں داخل۔ پیغمبروں کوخدا نے اسی اقرار پر نبوت دی کہ اگر تم احمد کا زمانہ پاناتو اس کی مدد کرنا اوراس پر ایمان لانا۔ سب پیمبر اپنی امتوں کو ہمارے نبی کے آنے کی بشارت دیتے، اوران کی خوبیاں بیان کرتے، اوراپنی مجلسوں میں ان کی یاد سے زینت بڑھاتے، اوراسے رضامندی خدا کا سبب جانتے۔

اللہ کے خزانہ قدرت میں جس قدر خوبیاں تھیں سب ہمارے نبی کو عطا ہوئیں۔ تمام انبیاء و ملائکہ پر بزرگی ملی، کوئی ان کے رتبہ تک نہیں پہنچ سکتا۔ ان کا ہمسر جہاں میں ہوانہ ہو، جو کہے عالم میں کوئی پیمبر یا فرشتہ مرتبہ میں ان سے بہتر یاان کے برابر تھایاہے یا ہوگا، کافر مطلق ہے۔ جتنے کمال سب پیمبروں کو ملے وہ سب اوران سے ہزاروں حصہ زیادہ ہمارے نبی کو عطا ہوئے۔ ہمارے نبی کے برابر خدا کو کوئی پیارا نہیں۔ انہیں کے لئے جہان کو بنایا اور دنیا و آخرت کا کارخانہ پھیلایا۔ وہ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا اوران کی یاد [illegible] ہ خدا کی یاد ہے، جوان کی یاد سے منہ پھیرے جہنم میں جائے۔ مسلمانوں کوان کا ذکر سنانا عبادت اوردونوں جہان کی سعادت۔

معراج کواسی جسم کے ساتھ گئے، آسمانوں کی سیر کی، جنت و دوزخ ملاحظہ فرمائے، ساتوں آسمانوں سے پرے تشریف لے گئے، یہاں تک کہ وہاں پہنچے جہاں کسی نبی یا فرشتہ کی رسائی نہیں۔ دیدار خدا آنکھوں سے دیکھا۔ کلام الٰہی خود سنا، بیچ میں کوئی پیامی نہ تھا۔ بے شمار نعمتوں سے خدا نے نوازا۔ تھوڑی دیر میں دولت خانہ کو واپس آئے اور ہزار ہا برس کی راہ قطع کر آئے۔

اللہ کی بارگاہ سے انہیں گنہگاروں کی شفاعت کا اذن مل گیا دنیا میں بھی شفاعت کرتے تھے، قبر میں بھی شفاعت کرتے ہیں، قیامت کے دن کسی نبی یا فرشتہ کی مجال نہ ہوگی کہ اللہ کے یہاں سفارش کرے، وہی شفاعت کا دروازہ کھولیں گے اوران کی شفاعت سے بے

شمار گنہگار بخشے جائیں گے، اگرچہ کفر کے سوا کیسے ہی بڑے گناہوں میں عمر گزاری ہواور بے توبہ مر گئے ہوں۔ اورانہیں مرتبہ شفاعت اسی سبب سے ملا کہ خدا کے یہاں ان کی عزت سب سے بڑی ہے اوروہ سب سے زیادہ خدا کو پیارے ہیں، اس کا منکر پکا بددین ہے۔

جوکوئی ان کی شان میں ادنیٰ گستاخی کرے یا تحقیر کی نگاہ سے ان کے ناخنوں کو بڑھا ہوا، یا کپڑوں کو میلا بتائے، فوراً ایمان جاتا رہے۔ ان کی عزت خدا کی بارگاہ میں بلاشبہ ایسی ہے جیسی بادشاہ کے دربار میں وزیر اعظم کی ہوتی ہے۔ اس سے گھٹا کر جو چپراسی یا خان ساماں یا کسی اور نیچے منصب سے نسبت دے۔ اپنے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ ان کی شریعت سب شریعتوں اوران کی امت سب امتوں سے بہتر ہے۔ اگلی سب شریعتیں ان کی شرع نے منسوخ کر دیں یعنی ان کا حکم ختم ہوگیا اوراب یہ شریعت جاری ہوئی جو قیامت تک رہے گی، ایمان کے یہ معنیٰ ہیں کہ انہیں اپنی جان اور ماں باپ اور بال بچوں سب سے زیادہ چاہے۔ اگر زبان سے کلمہ پڑھتا ہے اور نماز و روزہ خوب بجالاتا ہے اور ہمارے پیارے نبی سے محبت نہیں رکھتا، بے شک کافر ہے۔

اللہ نے ان کے ہاتھ پر معجزے ظاہر فرمائے، چاندان کے اشارے سے دوٹکڑے ہو گیا اوراس کا شق ہونا انہیں کا معجزہ تھا اس میں کلام کرنے والا صریح بہکا ہوا ہے۔ اللہ نے انہیں ظاہر اور چھپی باتوں پر اطلاع دی، عالم میں جو کچھ ہوا اور جو ہونے والا ہے سب بتادیا، انہیں اپنی بارگاہ کا پورا نائب و مختار کیا، سارے جہان میں ان کا حکم جاری، خدا کے فرشتے ان کے تابع فرمان، دنیا و دین میں جو جسے ملتا ہے ان کی سرکار سے ملتا ہے۔ خزانوں کا مالک خدا اور اس کے حکم سے بانٹنے والے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ جو چاہتے ہیں خدا وہی چاہتا ہے کہ یہ وہی چاہتے ہیں جو خدا چاہتا ہے، ان کی موت بس قسم کھانے کو تھی، ہماری نگاہوں سے چھپ گئے، قبر شریف میں اگلی زندگی سے بہتر زندہ ہیں۔ ہمارا درود وسلام انہیں

https://alislami.net
Scanned by CamScanner

پہنچتا ہے وہ جواب دیتے ہیں ہمارے اعمال ان کے حضور پیش کئے جاتے ہیں وہ نیکیوں پر خوش ہوتے ہیں اور برائیوں پر استغفار فرماتے ہیں۔

جو انہیں مردہ سمجھے اس بدبخت کا دل مردہ ہے۔ جو کہے وہ مر کر مٹی میں مل گئے وہ مردود دوزخ کا کندہ ہے۔ انہیں مشکلوں میں پکارنا اور ان سے مدد مانگنا بے شک جائز ہے، ان کے وسیلے کے بغیر کوئی نعمت نہیں۔ ملتی اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ بھی طاقت دی ہے کہ جو ان سے مدد مانگے اس کی مدد کریں اور جو انہیں آفت میں پکارے اس کی مصیبت ٹال دیں اور ہم جو انہیں یہاں سے پکارتے ہیں تو عجب نہیں کہ فرشتے ہماری عرض ان تک پہنچائیں جیسے درود وسلام پہنچاتے ہیں یا حضور خود سن لیں جیسے پانچ سو برس کی راہ سے آسمان کے دروازہ کھلنے کی آواز سن لی اور فرشتوں کے بوجھ سے جو آسمان چرچراتا ہے، اس کی آواز سنتے ہیں۔ اسی طرح ان کے صدقہ میں امت کے بعض اولیاء کو بھی یہ منصب ملا، خصوصا حضرت مولیٰ علی و حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما

مگر مدد یوں سمجھ کر مانگے کہ مستقل حاجت کا روا کرنے والا ایک اللہ ہے، جس کا کوئی شریک نہیں، مالک وہی ہے اور یہ اس کے پیارے، اس کے حکم سے بانٹنے والے، اس کی سرکار کے مختار بندے، انہیں خدا نے قدرت دی اور اپنی رحمت کے خزانوں پر دسترس بخشی یہ اپنی طرف سے ایک ذرہ لینے دینے کی طاقت نہیں رکھتے۔ میں حقیقت میں خدا سے مانگتا ہوں اور انہیں بیچ میں وسیلہ کرتا ہوں اور جو کہیں یہ خیال کیا کہ کسی مخلوق کو اپنی ذات سے ایک شمہ قدرت ہے اسی وقت ایمان جاتا رہے گا۔ نبی ہو یا ولی، سب اللہ کے بندے اور اس کے محتاج، وہی جانتے ہیں جو خدا بتادے اور وہی کر سکتے ہیں جو خدا کرادے۔ اس نے اپنے فضل سے انہیں بڑے بڑے علم، بھاری بھاری قدرتیں دیں۔ وہ بندے ہیں مگر مالک کے پیارے اور آدمی ہیں مگر نہ ہم جیسے۔ پھر ان میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان کا تو کہنا ہی کیا

ہے، خدا کے بعد ان کی عظمت ہے۔ گویا وہ ذات پاک بالکل ذات الٰہی کا آئینہ ہے۔

ان کے روضۂ پاک کی زیارت دو جہاں کی سعادت اور اپنے تئیں اس سے محروم رکھنا کامل ایمان دار کا کام نہیں۔ مسلمان کو اس میں ضرور اہتمام چاہئے اور خاص اس نیت سے کہ حضور کے روضۂ پاک کی زیارت کریں گے۔ مدینۂ شریفہ کو ہزاروں منزل سے سفر کرنا بیشک جائز اور بے حد برکتوں کا موجب۔ اسی طرح مزارات اولیاء کے لئے بھی سفر روا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب ان کی اولاد اور ان کے دین کے علماء اور ان کے شہر مکہ و مدینہ کی بھی تعظیم فرض ہے وہاں کے رہنے والوں کو حضور کا ہمسایہ جان کر بڑی توقیر کرے۔ اسی طرح جو چیز حضور کی طرف منسوب ہو، موئے شریف یا جبہ شریف یا قدم شریف یا جو کچھ ہو اس کی تعظیم مسلمانوں پر ضرور، اور یہ خیالات دل میں لانا کہ ان چیزوں کا اصلی ہونا ہمیں کیسے معلوم ہو شیطانی خیال ہے اگر اصل میں وہ چیز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہوئی اور تم نے تعظیم نہ کی تو بڑے گنہگار ہوئے اور نہ ہوئی تو تم اپنی نیت پر ثواب پاؤ گے۔ ہاں جو کوئی تصویر حضور کی بتائے تو اس کی زیارت نہ چاہئے کہ وہاں نہ تعظیم کرتے بن پڑے گی نہ بے تعظیمی، اور دل کو یوں سمجھا لے کہ اگر یہ تصویر صحیح نہیں تو دیکھنے کی کیا ضرورت اور صحیح ہے تو دیکھنے کے قابل آنکھیں کہاں سے لاؤں، اللہ دنیا و آخرت میں ان کے دیدار سے محروم نہ کرے۔ آمین۔

حضور کے آل واصحاب

پیغمبروں کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا درجہ ہے۔ امت کا کوئی ولی کیسے ہی بڑے رتبہ کا ہو کسی صحابی کے مرتبہ کو نہیں پہونچتا۔ خدا کی درگاہ میں جو نزدیکی و عزت انہیں حاصل، امت میں دوسرے کو نہیں۔ ان سب کی تعظیم فرض اور ان کی شان میں گستاخی

https://alislami.net
Scanned by CamScanner

گمراہی۔انکی محبت ایمان کی علامت اوران میں کسی سے دل کشیدہ رکھنا نفاق کی نشانی ۔وہ سب کے سب اللہ کے بڑے محبوب اورنہایت نیک بندے۔خداسے بڑے ڈرنے والے تھے۔ایمان ان کے دلوں میں پہاڑوں سے زیادہ مضبوط تھا،جوان میں سے کسی کو فاسق بتائے آپ فاسق ،بددین ہے۔اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کئی ہزاراو پرایک لاکھ تھےان میں سے ہیں ابوبکرصدیق،حضور کے یارغاراور بڑے جاں نثار،ان کی بیٹی حضرت عائشہ صدیقہ،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی پیاری بی بی تھیں۔عمرفاروق اعظم ان کے سایہ سے شیطان بھاگتا،ان کی بیٹی حفصہ بھی حضور کو بیاہی تھیں اوریہ دونوں صاحب ہمارے نبی کےوزیراور ہرکام میں مشیر تھے۔حضو کے یہاں ان کی بڑی قدرتھی۔

عثمان غنی انہیں حضور کی دو بیٹیاں،حضرت بی بی رقیہ اور حضرت بی بی ام کلثوم بیاہی تھیں۔مولیٰ علی حضور کے چچازاد بھائی تھےان کے نکاح میں حضور کی سب سے زیادہ پیاری بیٹی حضرت خاتون جنت بی بی فاطمہ زہراتھیں۔یہ چاروں صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ تھے۔ایک کے بعد دوسرے حضور کی جگہ مسند پر بیٹھےاوردین کے کام خوب جاری کئے۔ہرایک خلیفہ برحق تھا،ان میں کوئی ظالم اورغیر کا حق چھیننے والا نہ تھا۔جوایسا گمان کرےاپنے ایمان کادشمن ہےاور حضرت زبیر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی تھےاور حضرت طلحہ اور عبدالرحمٰن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص،زیداورابوعبیدہ بن الجراح چھ یہ اور چاروہ،ان دسوں کوعشرہ مبشرہ کہتے ہیں،انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ساتھ جنت کی بشارت دی اور یہ دسوں قطعی جنتی ہیں۔

اوران کے سواحضور کی صاحبزادی حضرت بی بی زہرااور حضور کے نواسے حضرت امام حسن،حضرت امام حسین اور حضور کی بیبیاں حضرت خدیجہ وحضرت عائشہ اور حضور کے چچا حمزہ وحضرت عباس اوران کے سوااور صحابہ بھی قطعی جنتی ہیں۔اورصحابیوں میں

حضرت معاویہ اوران کے باپ حضرت ابوسفیان بھی تھےاورسفیان کی بیٹی اورمعاویہ کی بہن جن کا نام پاک حضرت ام حبیبہ تھا،رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نکاح میں تھیں،یہ سب صاحب اور باقی تمام صحابہ،سب بڑے رتبہ والے تھےان میں سے کسی پرطعن کرنااپنے دین کی شامت لگاناہے۔حضرت بی بی عائشہ کادامن پاک،جھوٹوں کی بہتان سے بری تھا،اللہ تعالیٰ قرآن میں ان کے پاک ستھرے ہونے کی گواہی دیتا ہے،پھر جوایسی تہمت سے اپنی زبان گندی کرے کافر ہے۔حضور کی سب بیبیاں مسلمانوں کی مائیں ہیں۔

صحابہ کی شکر رنجیاں

صحابہ کی آپس میں جوبعض شکر رنجیاں ہوگئیں جیسے حضرت مولیٰ علی سے جناب امیر معاویہ لڑے یا حضرت بی بی عائشہ،اور حضرت طلحہ اور حضرت زبیر نے ان سے مقابلہ کیا،یہ سب رنجشیں دونوں طرف سے فقط دین کی خیرخواہی میں تھیں،ایک کی نظر میں ایک بات دین کے لئے زیادہ بہتر معلوم ہوئی،دوسرے کی رائے میں وہ بات نامناسب ٹھہری،اس پر جھگڑاہوا۔ان واقعات میں بیجاغور کرناحرام ہے۔ہماراکیامنہ کہ ان کے معاملہ میں دخل دیں یاخدا کی پناہ ایک کے پیچھے دوسرے کو براکہنے لگیں۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جومیرے اصحاب کو براکہے گااس پرخدااور فرشتوں اورآدمیوں،سب کی لعنت،خدااس کافرض قبول کرے نہ نفل۔

اورفرماتے ہیں خداسے ڈرو!میرے اصحاب کے حق میں،انہیں نشانہ نہ بنالینامیرے بعد،جوان سے محبت رکھتاہےمیری محبت کے سبب ان سے محبت رکھتاہےاورجوان سے بیر رکھتاہےمیرے باعث ان سے بیر رکھتاہےاورجس نے انہیں ستایااس نے مجھے ستایااور

https://alislami.net

Scanned by CamScanner

جس نے مجھے ستایا اس نے خدا کو ستایا اور جس نے خدا کو ستایا تو قریب ہے کہ خدا اسے گرفتار کرے۔ پھر مسلمان سے کیسے ہو سکے کہ ان میں سے کسی کو برا کہے یا اس کی محبت دل میں نہ رکھے ہاں اتنا سمجھنا ضرور ہے کہ ان سب لڑائیوں میں حق حضرت مولیٰ علی کی طرف تھا اور دوسری طرف والے خطا و غلطی پر، مگر نہ ایسی خطا جس پر انہیں برا ٹھہرانا روا ہو، قرآن فرما چکا ہے اللہ ان سے خوش وہ اللہ سے خوش، بس اسی پر ایمان رکھنا چاہئے۔

تفضیل کی تفصیل

صحابہ تمام امت سے افضل ہیں اور صحابہ میں سب سے افضل اور اللہ کے نزدیک رتبہ اور عزت میں سب سے زیادہ اور خدا سے بہت نزدیک حضرت ابوبکر صدیق ہیں، پھر عمر فاروق، پھر عثمان غنی پھر مولیٰ علی اور افضل کے یہی معنیٰ ہیں کہ اوروں سے رتبہ میں بڑا اور خدا کے یہاں عزت و وجاہت و ثواب و کرامت میں زیادہ ہو۔ ہم سنی ان باتوں میں حضرت صدیق اکبر کو انبیا و مرسلین کے بعد تمام جہان سے بڑھ کر مانتے ہیں۔ شیعہ حضرت مولیٰ علی کو۔ پھر ہمارا گواہ قرآن و حدیث، ان کے لئے کوئی گواہ نہیں۔ مگر سب خوبیوں اور سب کمالات میں ایک کو دوسرے پر زیادتی نہیں

اور منصبِ ولایتِ مولیٰ علی بعد شیخین اس قدر اعلیٰ اور ارفع ہے کہ بے توسط ان کے کوئی شخص درجہ ولایت اور غوثیت اور قطبیت و ابدالیت وغیرہ کو پہنچ نہیں سکتا ہے، بعض نعمتیں حضرت مولیٰ علی کو ایسی ملیں کہ صدیق اور فاروق میں نہ تھیں مگر قرآن و حدیث سے ثابت کہ مرتبہ بڑا صدیق و فاروق کا ہے۔ مولیٰ علی فرماتے ہیں جو صدیق و فاروق پر مجھے بڑھائے گا، مفتری ہے۔ میں اسے اسی کوڑے ماروں گا اور اسی سے بخوبی ثابت ہوا کہ اکثریت ثواب عند اللہ اور قرب رب الارباب اور ولایت اور

معرفت میں بھی صدیق و فاروق کا مرتبہ زیادہ ہے، اس واسطے کہ مصداق افضلیت کہ مسئلہ یقینی، اجماعی ہے، بغیر اس کے تسلیم کے ممکن نہیں ہے۔ ہاں لوگوں کو دولت ولایت اور عرفان بانٹنے اور خدا تک پہنچانے کا منصب حضرت مولیٰ علی کے لئے کل صحابہ کرام سے زائد ہے، اس میں اور جزئی خوبیوں میں مولیٰ علی زیادہ ہیں۔ یہی مضمون شرع سے ثابت، اور ایسا ہے صوفیائے کرام کا عقیدہ۔ حضرت بی بی فاطمہ جنت کی سب بیبیوں اور حضرت امام حسن و حضرت امام حسین جنت کے سب جوانوں کے سردار ہیں۔ ان سے سچی محبت رکھنے والا جنتی اور بغض رکھنے والا جہنمی ہے۔ اللہ پناہ دے۔

ایمان و کفر و شرک و بدعت کی بحث

ایمان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصدیق کا نام ہے اور ان سب باتوں میں جو وہ اللہ کے پاس سے لائے اور ان کا دین سے ہونا ایسا صریح مشہور ہو کہ کسی پر چھپا نہ رہے، ایسی باتوں کو ضروریات دین کہتے ہیں جیسے روزہ، نماز، حج، زکوٰۃ کی فرضیت، زنا، ظلم، جھوٹ، قتل ناحق کی حرمت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بڑی عظمت، حضور کے اوپر ختم نبوت، قرآن، موجود کا ہے، کمی زیادتی کلام الٰہی ہونا اور اس کے سوا اور بہت عقیدے جن کے خلاف کو ہم اوپر کفر لکھ آئے اسی قسم کی باتوں سے انکار، یا ان میں شک لانے سے آدمی کافر ہوتا ہے۔ باقی کیسا ہی بڑا گناہ ہو مسلمان کو ایمان سے خارج نہیں کرتا۔

کافر ہمیشہ دوزخ میں جلیں گے کبھی ان کا عذاب کم نہ ہو اور کبیرہ گناہ والے اگرچہ بے توبہ مر گئے ہوں، ہمیشہ نہ رہیں گے بلکہ اللہ چاہے تو اپنی رحمت یا نبی کی شفاعت سے بے عذاب بخش دے یا اول آگ میں ڈال کر پاک کر لے پھر جنت بھیجے، آخر ہر مسلمان کا بہشت میں جانا اور پھر کبھی اس سے نہ نکلنا ضرور ہے۔ اللہ تعالیٰ کفر کو نہیں بخشتا اور اس کے سوا

https://alislami.net

Scanned by CamScanner

جو کچھ ہے جسے چاہے معاف کر دے اور چاہے تو چھوٹے گناہوں پر عذاب کرے۔ کسی کلمہ گو کو کافر کہہ دینے میں بڑی احتیاط چاہئے۔ ہم کسی خاص شخص کا نام لے کر لعنت نہیں کرتے، کیا معلوم شاید خاتمہ ایمان پر ہو یاں یوں کہتے ہیں کہ سب کافروں پر خدا کی لعنت یا خاص لعنت روا ہے تو ان پر جن کا دنیا سے کافر جانا یقینی ہے جیسے ابلیس، فرعون، قارون، ہامان، نمرود، ابوجہل، ابولہب وغیرہم لعنھم اللہ۔ اسی لئے ٹھیک تحقیق بات یہی ہے کہ یزید پلید پر لعنت میں سکوت انسب ہے۔ والاولیٰ اور اسلم ہے اور یہی ہے مذہب ابوحنیفہ کا اور مانعین اور مجوزین لعن بھی داخل اہل سنت ہیں۔ ہم اسے کافر کہیں نہ مسلمان، اتنا جانتے ہیں کہ حد بھر کا خبیث، مفسد، بددین، ظالم تھا۔ ہر مسلمان کو اس سے نفرت چاہئے، ہر مسلمان اپنے مسلمان ہونے میں شک نہ کرے کہ شک ایمان کے خلاف ہے لیکن ہر وقت اس سے کانپتا رہے کہ دل خدا کے ہاتھ ہے جدھر چاہے پھیر دے۔ میں ضعیف اور ابلیس سا دشمن ہر وقت گھات میں، اللہ ہی ایمان کی خیر رکھے اور دنیا سے مسلمان اٹھائے۔ آمین۔

غیر خدا کو خدا ٹھہرانا شرک ہے اور یہ قسم کفر کی سب قسموں سے بدتر ہے، اس کے سوا اور کسی وجہ سے آدمی مشرک نہیں ہوتا۔ دین میں جو بات نئی نکالی جائے اور شریعت میں اس کی کسی طرح اصل نہ ہو، بلکہ شرع کا کاٹ کرے تو وہ بات بدعت سیئہ اور گمراہی و ضلالت ہوتی ہے، جیسے رافضیوں، خارجیوں، وہابیوں کا مذہب، علم، تعزیئے، ماتم، مرثیئے جس طرح اس زمانے میں رائج ہیں اور جو ایسی نہ ہو اس میں کوئی حرج نہیں ہوتا جیسے مجلس میلاد شریف، وغیرہ بہ ہیئت مروجہ حرمین شریفین وغیرہ کے۔

قیامت و آخرت کا ذکر

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کچھ آئندہ باتوں کی خبریں دیں، سب حق ہیں۔ انہیں میں سے ہیں قیامت کی نشانیاں، دجال کا فتنہ، امام مہدی کی خلافت، عیسیٰ

علیہ السلام کا آسمان سے اترنا، دجال کو قتل کرنا، عالم میں دین کا ڈنکا بجا دینا، یاجوج ماجوج کا نکلنا، آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا، زمین سے ایک چارپایہ کا برآمد ہونا اور ہر مسلمان کے ماتھے پر عصا سے نورانی نشان کرنا، کافروں کی پیشانی پر انگشتری کے سیاہ داغ بنانا اور اس کے سوا اور بہت علامتیں آنا، پھر صور کا پھونکنا، زمین آسمان اور ان کے اندر جو مخلوق ہے سب کا فنا ہونا، پہاڑوں کا روئی کے بالوں کی طرح اڑنا، ستاروں کا ٹوٹنا، آسمانوں کا پھٹنا، پھر چلانے کا صور پھونکنا، سب کا جینا، مردوں کا قبروں سے نکلنا، خدا کے حضور حاضر ہونا، ہاتھوں میں نامۂ اعمال کا دیا جانا، نیکی بدی کا حساب لینا، دو پلوں کے ترازو کھڑے ہونا، ان میں اعمال تلنا، کچھ لوگوں کا بے حساب بخشا جانا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شفاعت فرمانا ان کی شفاعت سے بے گنتی گنہگاروں کا نجات پانا، دوزخ کی پیٹھ پر پل صراط رکھنا، جس کی دھار تلوار سے زیادہ تیز اور بال سے بڑھ کر باریک اور ہزاروں برس کی راہ ہے۔ پھر اس پر سب کا گزرنا، کافروں کا کٹ کر جہنم میں گرنا، مسلمانوں کا اپنے اعمال کے موافق جلد یا دیر میں اترنا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حوض کوثر عطا ہونا، جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا پانی ہے، مسلمانوں کا اسے پینا، پھر کبھی پیاس نہ لگنا اور اس کے سوا جو خبریں حضور نے دی ہیں سب حق ہیں۔ جنت، دوزخ دو مکان ہیں، مدت سے تیار اور اب بھی موجود ہیں اور ہمیشہ رہیں گے ان کے لئے کبھی فنا نہیں، جو ان میں جائیں گے کبھی نہ مریں گے، نہ بہشتیوں کی نعمت یا دوزخیوں کا عذاب ختم ہو، آخرت میں مسلمانوں کو بے شک خدا کا دیدار ہوگا مگر وہ دیکھنا مقابلہ و جہت و رنگ و کیفیت سے پاک ہوگا، اس قدر ایمان ہے کہ دیکھیں گے یہ نہیں جانتے کیوں کر دیکھیں گے، خدا آنکھ میں سمانے کا نہیں اور دیدار میں فرق آنے کا نہیں، اللہ نصیب فرمائے۔

https://alislami.net
Scanned by CamScanner

متفرق مسئلے

آدمی مرکر پتھر نہیں ہو جاتا بلکہ اس کی سمجھ بوجھ خوب باقی رہتی ہے۔ قبر میں نیکوں کی روح و جسم کو نعمت ملنا اور بدوں کی جان و تن پر عذاب ہونا حق ہے۔ منکر نکیر کا سوال حق ہے۔ کرامات اولیاء حق ہے۔ کوئی ولی کیسے ہی رتبہ کا ہو انبیا کی بزرگی کو نہیں پہنچتا، نہ کوئی بندہ اس رتبہ کو پہنچے کہ شریعت کے احکام اس پر سے اتر جائیں۔ بے پیروئ شریعت خدا تک رسائی نہیں ہو سکتی۔ غیر خدا کو سجدہ اگر عبادت کی نیت سے ہو کفر ہے، ورنہ حرام۔ انبیاء اولیاء کی قبر کو سجدہ بھی یہی حکم رکھتا ہے۔ اور غیر کعبہ کا طواف روا نہیں۔ نماز میں قبلہ کی طرف منہ کرنا فرض، جو اور طرف منہ کر کے نماز پڑھنا جائز بتائے کہ خدا کا منہ ہر طرف ہے ہم جدھر چاہیں نماز پڑھیں کافر ہے۔

قرآن و حدیث میں بعض باتیں ایسی واقع ہوئیں جن کے معنی سمجھنے میں عقل عاجز ہے، انہیں متشابہات کہتے ہیں، ان میں ہم اپنی طرف سے گڑھت بناوٹ نہیں کرتے بلکہ ان پر ویسے ہی ایمان لاتے ہیں اور ان کا مطلب سپرد بخدا کرتے ہیں۔ اور جو باتیں ان کے سوا ہیں، ان سے وہی معنی مراد ہیں جو ظاہر میں سمجھ میں آتے ہیں، ان میں جھوٹی پھیر پھار کرنا بے ایمانی۔ مُردوں کو زندوں کی دعا اور خیرات سے نفع پہنچتا ہے اور اللہ تعالیٰ دعاؤں کا قبول کرنے والا اور حاجتوں کا روا فرمانے والا ہے۔ مولیٰ علی کے باپ ابو طالب کافر مرے اور بلحاظ عار و حمیت، باوجود معرفت کے، دین اسلام اختیار نہ کیا۔ بخاری و مسلم کی احادیث صحیحہ سے کفر ان کا ثابت ہے مگر سب کافروں میں عذاب ان کا اہون از روئے احادیث و متفقہ علیہا کی۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماں، باپ کو برا کہنا روا نہیں کہ ہم اللہ سے امید واثق رکھتے ہیں کہ گرچہ وہ عہد نبوت اسلام سے پہلے مرے زمانہ فترت میں مگر ہر گز

دوزخ انہیں نہ چھوئے گی۔ نماز ہر مسلمان کے پیچھے ہو جاتی ہے اگرچہ بدمذہبوں اور فاسقوں کے پیچھے مکروہ ہے، موزوں پر مسح درست ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام شافعی، امام مالک، امام احمد چاروں امام حق پر تھے۔ انہوں نے قرآن و حدیث میں غور کر کے دین کے مسئلے نکالے اور امت پر آسانی کر دی، ایسے لوگوں کو مجتہد کہتے ہیں۔ ان چاروں میں جس کی پیروی کر لے گا شرع پر چلنے کو کافی ہے۔ کسی کو برا سمجھنا یا اس کے کسی مذہب سے نفرت کرنا بڑی ناشکری بھاری بے سمجھ کا کام ہے۔ نہ یہ چاہئے کہ ہر طرف بھٹکتے پھرو ایک کا دامن پکڑ لینے میں کیا حرج ہے۔ مجتہد جب فکر کر کے مسئلہ نکالتا ہے تو اس سے کبھی غلطی بھی ہو جاتی ہے مگر وہ اس غلطی پر بھی ثواب پاتا ہے۔

شریعت سے ٹھٹھا اور اس کی تحقیر کرنا کفر ہے۔ ہنسی کی راہ سے کفر کا مرتکب ہونا بھی کفر ہے۔ جو کوئی نجومی یا پنڈت یا رمال کی باتوں پر یقین لائے اور انہیں غیب کا حال جاننے والا بتائے کافر ہو جائے۔ خدا کی رحمت سے بالکل ناامید یا اس کے غضب سے بالکل نڈر ہو جانا کفر ہے۔ ایمان خوف و رجا کے درمیان ہے اور جان لو کہ خدا کا عذاب سخت اور وہی بخشنے والا مہربان ہے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ
وَصَحْبِهِ الْمُكَرَّمِيْنَ اَجْمَعِيْنَ

https://alislami.net

Scanned by CamScanner

مجلس مشاورت

- حضرت مفتی مالوہ مفتی محمد حبیب یار خانصاحب قادری، صدر و مہتمم دارالعلوم نوری، اندر
- حضرت الحاج حافظ عبدالغفار صاحب نوری بابا، ناظم اعلیٰ دارالعلوم نوری، اندور
- حضرت مولانا محمد نورالحق صاحب نوری، شیخ الحدیث دارالعلوم نوری، اندور
- حضرت مولانا ڈاکٹر محمد عبدالعلیم صاحب رضوی، نائب شیخ الحدیث دارالعلوم نوری، اندور
- حضرت الحاج حافظ محمد غفران احمد صاحب رضوی، مدرس دارالعلوم نوری، اندور
- حضرت مولانا عبدالجبار صاحب رضوی، خطیب و امام مسجد لونیا پورہ، اندور
- حضرت حافظ شوکت حسین صاحب قادری برکاتی، ایڈیٹر۔ ماہنامہ پیغام رسول، اندور

شائع کردہ

- **نوری دارالاشاعت**، ۲۰؍جواہر مارگ، اندور (ایم پی)
موبائل : 9303682266
- **برکاتی فاؤنڈیشن**، اندور (ایم پی۔ انڈیا)
موبائل: 91-9302888886, 9329544223

سن اشاعت : ۲۰؍جمادی الاخریٰ ۱۴۳۳ھ مطابق ۱۲؍مئی ۲۰۱۲ء بروز سنیچر،
بموقع **آل رسول کانفرنس**، وادیٔ نور، درگاہ میدان **کھجرانہ**، اندور (ایم پی)

https://alislami.net

Scanned by CamScanner